

[تاریخ: ۱۶/۰۵/۲۰۲۳]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتوہ نمبر: ۳۸۶]

سوال

کیا شادی شدہ عورت اپنے والدین کے گھر جا کر قصر نماز پڑھ سکتی ہے؟ کیونکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جس گھر میں عورت کا جائیداد میں حصہ ہے وہاں قصر نماز ادا نہیں کر سکتی؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

انسان جس شہر یا گاؤں میں رہتا ہے وہ اس کا وطن اقامت ہے۔ وہاں سے اگر اس نے کم و بیش ۲۴ کلومیٹر کا سفر کرنا ہو تو اپنے شہر کی حدود سے نکل کر قصر نماز شروع کر سکتا ہے۔ جہاں اس نے جانا ہے اگر اس کا چار دن چار رات یا ۲۰ نمازیں پڑھنے تک کا ارادہ ہو تو وہ قصر نماز پڑھے گا۔ اگر اس سے زیادہ اقامت کا ارادہ ہو تو پہلے دن ہی سے پوری نماز پڑھے گا۔ جس عورت کی شادی ہو چکی ہے، اس کی اقامت وہاں شمار ہوگی جہاں اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے۔ پھر بعد میں وہ اپنے والدین کو ملنے جاتی ہے یا بھائیوں کو ملنے جاتی ہے تو وہ اس کی اقامت گاہ شمار نہیں ہوگی، بلکہ وہ مسافرانہ حیثیت سے مہمان بن کے ان کے گھر جائے گی وہاں جا کر وہ قصر کرے گی اگر قصر کی مسافت ہو۔ یہ بات غلط ہے کہ جہاں جائیداد ہو یا جائیداد میں حصہ ہو اس کو اقامت شمار کریں گے۔ اس کی کتاب و سنت میں کہیں بھی دلیل نہیں ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالحمید بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

علماء فتوى كونسل

ULAMA FATWA COUNCIL



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL

فضيلة الشيخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

محمد ادریس اثری

فضيلة الشيخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

عبد الولی

لَجْنَةُ
الْعُلَمَاءِ
لِلْإِفْتَاءِ